تاریخ ہند کے موضوعات

بارھویں جماعت کی درسی کتاب

حصّہ 1

5266

جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی

نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ

© not to be republished

Tareekh-e-Hind Ke Mauzuat-I
(Themes in Indian History Part-I)
Textbook for Class XII

ISBN 81-7450-765-5 (Part-I)
81-7450-793-0 (Part-II)

پہلا اردو ایڈیشن

جون 2007 جیشٹھ 1929

دیگر طباعت

جنوری 2014 ماگھ 1935
اگست 2017 بھادو 1939
مئی 2018 ویشاکھ 1940
مئی 2019 ویشاکھ 1941
اگست 2020 بھادو 1942

PD 5H SPA

© نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ، 2007

قیمت: ₹ 90.00

جملہ حقوق محفوظ

- ناشر کی پہلے سے اجازت حاصل کیے بغیر، اس کتاب کے کسی بھی حصے کو دوبارہ پیش کرنا، یادداشت کے ذریعے بازیافت کے سسٹم میں اس کو محفوظ کرنا یا برقیاتی، میکانیکی، فوٹو کاپینگ، ریکارڈنگ کے کسی بھی وسیلے سے اس کی ترسیل کرنا منع ہے۔
- اس کتاب کو اس شرط کے ساتھ فروخت کیا جا رہا ہے کہ اسے ناشر کی اجازت کے بغیر، اس شکل کے علاوہ جس میں کہ یہ چھاپی گئی ہے یعنی، اس کی موجودہ جلد بندی اور سرورق میں تبدیلی کر کے، تجارت کے طور پر نہ تو مستعار دیا جا سکتا ہے، نہ دوبارہ فروخت کیا جا سکتا ہے، نہ کرایہ پر دیا جا سکتا ہے اور نہ ہی تلف کیا جا سکتا ہے۔
- کتاب کے صفحہ پر جو قیمت درج ہے وہ اس کتاب کی صحیح قیمت ہے۔ کوئی بھی نظر ثانی شدہ قیمت چاہے وہ ربر کی مہر کے ذریعے یا چپپی یا کسی اور ذریعے ظاہر کی جائے تو وہ غلط متصور ہوگی اور ناقابل قبول ہوگی۔

این سی ای آر ٹی کے پبلی کیشن ڈویژن کے دفاتر

این سی ای آر ٹی کیمپس
شری اروندو مارگ
نئی دہلی - 110016 **فون** 011-26562708

108,100 فٹ روڈ ہوسڈے کیرے ہیلی
ایکسٹینشن بناشنکری III اسٹیج
بینگلورو - 560085 **فون** 080-26725740

نوجیون ٹرسٹ بھون
ڈاک گھر، نوجیون
احمد آباد - 380014 **فون** 079-27541446

سی ڈبلیو سی کیمپس
بمقابل ڈھانکل بس اسٹاپ، پانی ہاٹی
کولکاتا - 700114 **فون** 033-25530454

سی ڈبلیو سی کامپلیکس
مالی گاؤں
گواہاٹی - 781021 **فون** 0361-2674869

اشاعتی ٹیم

ہیڈ، پبلی کیشن ڈویژن	:	انوپ کمار راجپوت
چیف ایڈیٹر	:	شویتا اُپّل
چیف پروڈکشن آفیسر	:	ارون چتکارا
چیف بزنس منیجر (انچارج)	:	وپن دیوان
ایڈیٹر	:	سید پرویز احمد
اسسٹنٹ پروڈکشن آفیسر	:	مکیش گوڑ

این سی ای آر ٹی واٹر مارک 80 جی ایس ایم کاغذ پر شائع شدہ
سکریٹری، نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ،
شری اروندو مارگ، نئی دہلی نے شری رام پرنٹرس،
D-6&F-455، سیکٹر-63، نوئیڈا-201301
(یو پی) میں چھپوا کر پبلی کیشن ڈویژن سے شائع کیا۔

© NCERT not to be republished

پیش لفظ

'قومی درسیات کا خاکہ --2005' میں سفارش کی گئی ہے کہ بچوں کی اسکول کی زندگی، ان کی باہر کی زندگی سے ہم آہنگ ہونی چاہیے۔ یہ زاویۂ نظر، کتابی علم کی اس روایت کی نفی کرتا ہے جس کے باعث آج تک ہمارے نظام میں گھر اور سماج کے درمیان فاصلے حائل ہیں۔ نئے قومی درسیات کے خاکے پر مبنی نصاب اور درسی کتابیں اسی بنیادی خیال پر عمل آوری کی ایک کوشش ہے۔ اس کوشش میں مختلف مضامین کو ایک دوسرے سے الگ رکھنے اور رٹ کر پڑھنے کے طریقۂ کار کی حوصلہ شکنی بھی شامل ہے۔ ہمیں امید ہے کہ ان اقدامات سے قومی تعلیمی پالیسی 1986 میں مذکور 'تعلیم کے طفل مرکوز نظام' کی طرف مزید پیش رفت ہوگی۔

اس کوشش کی کامیابی کا انحصار اس پر ہے کہ اسکولوں کے پرنسپل اور اساتذہ بچوں میں اپنے تاثرات خود ظاہر کرنے اور ذہنی سرگرمیوں اور سوالوں کے ذریعے سیکھنے کی ہمّت افزائی کریں۔ ہمیں یہ ضرور تسلیم کرنا چاہیے کہ بچوں کو اگر موقع، وقت اور آزادی دی جائے تو وہ بڑوں سے حاصل شدہ معلومات سے وابستہ ہو کر، نئی معلومات مرتّب کرتے ہیں۔ آموزش کے دوسرے ذرائع اور محل وقوع کو نظر انداز کرنے کے بنیادی اسباب میں سے ایک اہم سبب مجوّزہ درسی کتاب کو امتحان کے لیے واحد ذریعہ بنانا ہے۔ بچوں کے اندر تخلیقی صلاحیت اور پیش قدمی کے رجحان کو فروغ دینا اسی وقت ممکن ہے جب ہم آموزشی عمل میں بچوں کو بحیثیت شریک کار قبول کریں اور اُن سے اسی طرح پیش آئیں۔ انھیں محض مقررہ معلومات کا پابند نہ سمجھیں۔

یہ مقاصد اسکول کے معمولات اور طریقۂ کار میں معقول تبدیلی کا مطالبہ کرتے ہیں۔ روزمرہ نظام الاوقات (Time-Table) میں لچیلا پن اُسی قدر ضروری ہے جتنی کہ سالانہ کیلنڈر کے نفاذ میں سخت محنت کی تاکہ مطلوبہ ایّام کو حقیقتاً تدریس کے لیے وقف کیا جا سکے۔ تدریس اور اندازۂ قدر کے طریقوں سے بھی اس امر کا تعین ہوگا کہ یہ درسی کتاب، بچوں میں ذہنی تناؤ اور اکتاہٹ کا ذریعہ بننے کے بجائے ان کی اسکولی زندگی کو خوش گوار بنانے میں کس حد تک مؤثر ثابت ہوتی ہے۔ نصابی بوجھ کے مسئلے کو حل کرنے کے لیے نصاب سازوں نے مختلف سطحوں پر معلومات کی تشکیلِ نو اور اسے نیا رخ دینے کی غرض سے بچوں کی نفسیات اور تدریس کے لیے دستیاب وقت پر زیادہ سنجیدگی کے ساتھ توجہ دی ہے۔ اس مخلصانہ کوشش کو مزید بہتر بنانے کے لیے یہ درسی کتاب سوچنے اور محسوس کرنے کی تربیت، چھوٹے گروپوں میں بحث و مباحثہ کرنے اور عملاً انجام دی جانے والی سرگرمیوں کو زیادہ اوّلیت دیتی ہے۔

این سی ای آر ٹی اس کتاب کے لیے تشکیل دی جانے والی ''کمیٹی برائے درسی کتاب'' کی مخلصانہ کوششوں کی شکر گزار ہے۔ کونسل سائنس اور ریاضی کے مشاورتی گروپ کے چیئر مین پروفیسر ہری واسودیون

© NCERT not to be republished

اوراس کتاب کے خصوصی صلاح کار نیلادری بھٹاچاریہ پروفیسر، سینٹر فار ہسٹوریکل اسٹڈیز جواہرلعل یونیورسٹی، نئی دہلی کی ممنون ہے۔ اس درسی کتاب کی تیاری میں جن اساتذہ نے حصّہ لیا، ہم ان کے متعلقہ اداروں کے بھی شکر گزار ہیں۔ ہم ان سب ہی اداروں اور تنظیموں کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں جنھوں نے اپنے وسائل، مآخذ اور عملے کی فراہمی میں فراخ دلی کا ثبوت دیا۔ ہم وزارت برائے فروغ انسانی وسائل کے شعبہ برائے ثانوی اوراعلیٰ ثانوی تعلیم کی جانب سے پروفیسر مرنال مری اور پروفیسر جی۔ پی۔ دیش پانڈے کی سربراہی میں تشکیل شدہ نگراں کمیٹی (مانیٹرنگ کمیٹی) کے اراکین کا بھی خصوصی شکریہ ادا کرتے ہیں جنھوں نے اپنا قیمتی وقت اور تعاون ہمیں دیا۔ ہم اس نصابی کتاب کے اردو ترجمے کی ذمے داری بخوبی انجام دینے کے لیے جامعہ ملیہ اسلامیہ نئی دہلی کے شکر گزار ہیں، خاص طور پر جامعہ ملیہ اسلامیہ کے وائس چانسلر پروفیسر مشیرالحسن اور محترمہ رخشندہ جلیل کے ممنون اور شکر گزار ہیں جنھوں نے مرکز برائے جواہرلعل نہرو اسٹڈیز، جامعہ ملیہ اسلامیہ کے آؤٹ ریچ پروگرام کے ذریعے اس عمل میں رابطہ کار کے فرائض بخوبی انجام دیے۔ کونسل اس کتاب کے اردو ترجمے کے لیے محترم محمد قاسم انصاری کی شکر گزار ہے۔ باضابطہ اصلاح اور اپنی اشاعت کے معیار کو مسلسل بہتر بنانے کے مقصد کی پابند ایک تنظیم کے طور پر این سی ای آر ٹی تمام مشوروں اور آرا کا خیر مقدم کرتی ہے تاکہ کتاب کو مزید غور وفکر کے بعد اور زیادہ کارآمد اور بامعنی بنایا جاسکے۔

نئی دہلی
نومبر 2006

ڈائریکٹر
نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ

© NCERT not to be republished

کمیٹی برائے درسی کتب

چیر پرسن، مشاورتی کمیٹی برائے درسی کتب

ہری واسودیون، پروفیسر ،شعبۂ تاریخ، یونیورسٹی آف کلکتہ، کولکاتا

خصوصی صلاح کار

نیلادری بھٹاچاریہ، پروفیسر، سنٹر فار ہسٹوریکل اسٹڈیز، جواہرلعل نہرو یونیورسٹی، نئی دہلی (موضوع – 10)

صلاح کار

کُم کُم رائے، پروفیسر، سنٹر فار ہسٹوریکل اسٹڈیز، جواہرلال نہرو یونیورسٹی، نئی دہلی (موضوع –2)

مونیکا جونیجا، وزیٹنگ پروفیسر، انسٹی ٹیوٹ فر جش آئٹ (Institute Furgeschichte) ویانا، آسٹریا

اراکین

بیپاسو بتی، پی جی ٹی، (تاریخ) ماڈرن اسکول، بارہ کھمبا روڈ، نئی دہلی

سی۔این۔ سُبر امنیم، ایکلوّیہ، کوٹھی بازار، ہوشنگ آباد (موضوع –7)

فرحت حسن، ریڈر، شعبۂ تاریخ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ (موضوع – 5)

جیا مینن، ریڈر، شعبۂ تاریخ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ

کنال چکرورتی، پروفیسر، سنٹر فار ہسٹوریکل اسٹڈیز، جواہرلعل نہرو یونیورسٹی، نئی دہلی (موضوع–3)

میناکشی کھنّہ، ریڈر، اندر پرستھ کالج، دہلی یونیورسٹی، نئی دہلی (موضوع– 6)

مظفر عالم، پروفیسر، ساؤتھ ایشین ہسٹری، شکاگو یونیورسٹی، شکاگو، (یو۔ایس۔اے)

نجف حیدر، ایسوسی ایٹ پروفیسر، سنٹر فار ہسٹوریکل اسٹڈیز، جواہرلعل نہرو یونیورسٹی، نئی دہلی (موضوع– 9)

پارتھو دتا، ریڈر، شعبۂ تاریخ، ذاکر حسین کالج (ایوننگ کلاسیز)، دہلی یونیورسٹی، دہلی (موضوع –12)

پربھا سنگھ، پی جی ٹی، (تاریخ)، کیندریہ ودیالیہ، اولڈ کینٹ، تیلیر گنج، الٰہ آباد

رجت دتّا، پروفیسر، سینٹر فار ہسٹوریکل اسٹڈیز، جواہرلعل نہرو یونیورسٹی، نئی دہلی (موضوع–8)

رام چندر گوہا، آزاد ادیب، ماہر علم البشر و تاریخ داں، بنگلور (موضوع–13)

رشمی پالیوال، ایکلویّہ، کوٹھی بازار، ہوشنگ آباد

رُدرانگشو مکھرجی، ایگزیکیٹیو ایڈیٹر، دی ٹیلیگراف، کولکاتا (موضوع–11)

سمیتا سہائے بھٹّاچاریہ، پی جی ٹی، (تاریخ)، بلیو بیلس اسکول، کیلاش کالونی، نئی دہلی

© NCERT not to be republished

سُمیت سرکار، ریٹائرڈ، پروفیسر، شعبۂ تاریخ، دہلی یونیوسٹی، دہلی (موضوع–15)

اُوما چکرورتی، ریٹائرڈ، پروفیسر، مِرانڈا ہاؤس، دہلی یونیورسٹی، دہلی (موضوع–14)

وجے راماسوامی، سینٹر فار ہسٹوریکل اسٹڈیز، جواہر لعل نہرو یونیوسٹی، نئی دہلی (موضوع–7)

ممبر کوآرڈی نیٹرز

اَنِل سیٹھی، پروفیسر، ڈی ای ایس ایس، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی (موضوع-14)

سیما ایس۔ اوجھا، لیکچرر، ڈی ای ایس ایس، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی

© NCERT not to be republished

مطالعے کی وضاحت

اس کتاب کا مرکزی نقطۂ نظر کیا ہے؟ اس سے کیا حاصل کرنا مقصود ہے؟ جو کچھ اس سے پہلے کی جماعتوں میں پڑھا گیا۔ اس سے یہ کس طرح منسلک ہے؟

چھٹی سے آٹھویں جماعت تک کے وقفے میں ہم نے ہندوستانی تاریخ کی بالکل ابتدا سے موجودہ دور تک نگاہ ڈالی تھی ۔ ہر سال میں ہم نے ایک دور کی تاریخی ترتیب کو مدنظر رکھا تھا۔ پھر نویں اور دسویں جماعت کی کتابوں میں تاریخی حوالوں کے ڈھانچے میں تبدیلی پیدا ہوئی۔ وقت کے مختصر وقفے پر ہم نے توجہ مرکوز کی اور عصری دنیا کے کچھ حالات پر خصوصی نظر رکھی۔ ہم نے ملکی سرحدوں سے پار بھی کچھ دیکھنے کی کوشش کی، قومی حکومتوں سے آگے بڑھ کر یہ دیکھنے کی کوشش کی کہ دنیا کے مختلف حصوں میں مختلف قوموں نے جدید دنیا کی تعمیر میں کیا کردار ادا کیا۔ ایک دوسرے سے ملحق ایک وسیع تاریخی تانے بانے سے ہندوستانی تاریخ کا رشتہ قائم ہوا۔ اس کے بعد گیارھویں جماعت میں ہم نے تاریخ عالم کے موضوعات کا مطالعہ کیا اور تاریخی ترتیب کا نقطۂ نظر وسیع کرتے ہوئے انسانی زندگی کی ابتدا سے آج تک کے طویل عرصہ کو دیکھا۔ لیکن گہری تحقیق وتلاش کے لیے چند موضوعات کو ہی چُنا۔ اس سال ہم تاریخ ہند کے موضوعات کا مطالعہ کریں گے۔

زیر مطالعہ کتاب ہڑپا سے شروع ہوکر ہندوستانی آئین کی تیاری پر ختم ہوتی ہے۔ جو کچھ اس میں پیش کیا گیا ہے پانچ ہزار سال کا عام جائزہ نہیں ہے بلکہ کچھ منتخب موضوعات کا کسی قدر گہرا مطالعہ ہے۔ اس سے قبل کے برسوں کی کتابیں آپ کو مجموعی طور پر ہندوستانی تاریخ سے واقف کرا چکی ہیں۔ اب وقت ہے کہ ہم کچھ موضوعات پر ذرا تفصیلی نگاہ ڈالیں۔

موضوعات کے انتخاب میں ہم نے اس بات کو یقینی بنانے کی کوشش کی ہے کہ ہم مختلف رُخوں، معاشی، ثقافتی، سماجی، سیاسی اور مذہبی ارتقا کی بابت معلومات حاصل کریں اور ساتھ ہی ہم نے ان کی روایتی سرحدوں کو بھی توڑنے کی کوشش کی ہے۔ کتاب کے کچھ موضوعات اس دور کی سیاست اور طاقت واقتدار کی نوعیت سے بھی متعارف کرائیں گے۔ دیگر موضوعات میں اُن طریقوں کو تلاش کرنے کی کوشش کی گئی ہے جس سے معاشرے منظّم ہوتے ہیں اور کس طرح یہ بروئے کار آتے ہیں اور تبدیل ہوتے ہیں۔ کچھ اور موضوعات ہمیں مذہبی زندگی اور مذہبی رسوم وعمل کی معلومات فراہم کرتے ہیں۔ معیشتوں کے طریقہ کار، دیہی اور شہری سماجوں میں آنے والی تبدیلیوں کو ظاہر کرتے ہیں۔

ان میں ہر موضوع کا مطالعہ آپ کو مؤرخوں کے طریقۂ کار کو بھی غور سے دیکھنے کا موقع فراہم کرے گا۔ ماضی کو دوبارہ حاصل کرنے کے لیے مؤرخوں کو ایسے مآخذ اور ذرائع تلاش کرنے ہوتے ہیں جن کے ذریعے ماضی تک پہنچنا ممکن ہوجاتا ہے۔ مگر مآخذ خود بخود ماضی کو بیان نہیں کرتے۔ مؤرخوں کو ان مآخذوں سے بڑی ردّوکد کے

© NCERT not to be republished

بعد نتائج اخذ کرنے ہوتے ہیں۔ ان کی توجیہ وتشریح کرنی ہوتی ہے اور انہیں کچھ اظہار کرنے یا بتانے کے قابل بنانا ہوتا ہے ۔لیکن یہی چیز تاریخ کو دلچسپ اور پُرکشش بناتی ہے ۔ وہی مآخذ ہمیں نئی نئی باتیں بتا سکتے ہیں جن سے ہم نئے نئے سوالات پوچھیں، اور نئے طریقوں سے اُن سے تعلق پیدا کریں۔ لہٰذا ہمارے لیے یہ دیکھنا ضروری ہے کہ مؤرخین ان مآخذوں کا کس طرح مطالعہ کرتے ہیں اور ان پرانے مآخذوں سے کیسے نئی نئی چیزیں دریافت کر لیتے ہیں۔

مگر مؤرخین صرف موجود ریکارڈ کا دوبارہ جائزہ ہی نہیں لیتے ، نئے ذرائع بھی دریافت کرتے ہیں۔ بعض صورتوں میں یہ صرف اتفاقی دریافتیں ہی ہوتی ہیں۔ کبھی کبھی اتفاقاً ہی کچھ ایسی مہریں یا ٹیلے ماہرینِ آثارِ قدیمہ کے سامنے آ سکتے ہیں جن سے کسی قدیم تہذیب کے آثاری مقام کی موجودگی کے سراغ ملتے ہیں۔ کسی ضلع کے کلکٹری دفتر کے پرانے، گرد آلودہ ریکارڈ کی ورق گردانی کرتے ہوئے کسی مؤرخ کے ہاتھ دستاویزوں کا کوئی ایسا سُراغ لگ سکتا ہے جس میں مقامی تنازعوں یا قضیوں کے قانونی مقدموں کی تفصیلات ہوں۔ ان سے کئی صدیوں پہلے کی دیہی زندگی کی ایک نئی دنیا نکل کر سامنے آ جاتی ہے۔ مگر کیا ایسی دریافتیں صرف حادثے یا اتفاق ہی ہوتے ہیں؟ آپ آرکائیوز میں پرانے ریکارڈ کے کسی بھی پُلندے کو اٹھا کر اس مآخذ کی اہمیت کو جانے بغیر اسے کھول سکتے ہیں۔ اس مآخذ کی آپ کے لیے اس وقت تک کوئی اہمیت یا مطلب نہیں ہوگا جب تک آپ کے ذہن میں اس سے متعلق کچھ سوالات نہ ہوں۔ آپ اس مآخذ کو تلاش کیجیے۔ اس کے متن کو پڑھیے، اشارات کو سمجھیے اور اس وقت تک ماضی کی ترتیبِ نو آپ کر ہی نہیں سکتے جب تک ان کے مابین رشتوں کو نہ سمجھ لیں۔ کسی دستاویز کی مادی تفتیش آسانی سے ماضی کے پردے نہیں کھولتی ۔ جب الیگزنڈر کننگھم نے پہلی بار ہڑپّا مہر دیکھی تو وہ اس کا کچھ مطلب نہ نکال سکا تھا۔ کافی عرصہ بعد ان مُہروں کی اہمیت کو سمجھا گیا۔

حقیقت یہ ہے کہ جب مؤرخ نئے نئے سوالات اٹھانا شروع کرتے ہیں، نئے نئے موضوعات تلاش کرتے ہیں تبھی عام طور پر انھیں کچھ نئے قسم کے مآخذوں کی تلاش وتحقیق کی ضرورت پڑتی ہے۔ اگر ہم انقلابیوں اور باغیوں کے بارے میں کچھ جاننا چاہیں تو دفتری مآخذ محض ایک جزوی تصویر پیش کر سکیں گے۔ جسے دفتری نگہداشت اور تعصب میں تیار کیا گیا ہوگا۔ اب ہمیں دوسرے مآخذوں کو تلاش کرنا ہوگا۔ باغیوں کی ڈائریاں، ان کے ذاتی خطوط، ان کی تحریریں اور اعلانات۔ ان چیزوں کا ہاتھ لگنا ہمیشہ آسان نہیں ہوتا۔ اگر ہم ان لوگوں کے تجربات کو سمجھنا چاہیں جنھوں نے ملک کے بٹوارے کی اذیتیں جھیلی ہیں تو غالباً اس صورت کو تحریری ذرائع سے زیادہ زبانی ذرائع ظاہر کریں گے۔

جیسے جیسے تاریخ کا منظرنامہ وسیع ہوتا جاتا ہے مؤرخ ماضی کو سمجھنے کے لیے نئے مآخذوں کی تلاش شروع کرتے ہیں۔ ماضی کو سمجھنے کے لیے نئے اشاروں کا سراغ لگاتے ہیں۔ جب یہ صورتِ حال پیدا ہو جاتی ہے تو خود یہ تصور بھی بدلنے لگتا ہے کہ کیا چیز مآخذ بن سکتی ہے۔ ایک وقت تھا کہ صرف تحریری دستاویزوں کو معتبر سمجھا جاتا تھا۔ لکھے ہوئے مواد کی تصدیق کی جا سکتی تھی، مثال دی جا سکتی تھی، بار بار جانچا پرکھا جا سکتا تھا۔ زبانی

© NCERT not to be republished

روایت کوکبھی بھی معتبر آ ماخذنہیں سمجھا گیا۔ان کے مستند اور معتبر ہونے کی کون ضمانت لیتا۔ زبانی ماخذ پر شک وشبہ آج بھی پوری طرح ختم نہیں ہوا ہے۔مگر زبانی شواہد کوان تجربات سے پردہ اٹھانے کے لیے بڑے اختراعی انداز سے استعمال کیا جاتا ہے جنھیں کوئی اور دستاویز واضح نہیں کرسکتا ہے۔

زیرِ مطالعہ کتاب کے توسط سے اس سال آپ مؤرخین کی دنیا میں بھی قدم رکھیں گے۔ نئے شواہداور اشارات کی تلاش وجستجو میں آپ ان کے ہم سفر رہیں گے اور یہ دیکھیں کہ یہ لوگ ماضی سے کس انداز میں مخاطب رہتے ہیں۔آپ دیکھیں گے کہ یہ کس طرح ریکارڈ سے معنی اخذ کرلیتے ہیں۔کتبات کو پڑھتے ہیں، آثار قدیمہ کے مقامات کو کھود نکالتے ہیں، منکوں (موتی نما دانوں) اور ہڈیوں سے مطلب کی بات پیدا کرتے ہیں۔ رزمیہ بیان کرتے ہیں، استوپ اور عمارتوں کا مشاہدہ کرتے ہیں۔تصویروں اور تصویر کشی کا جائزہ لیتے ہیں، پولیس رپورٹوں اور محصولی دستاویزات کی ترجمانی کرتے ہیں اور ماضی کی آوازوں کو سنتے ہیں۔ ہر موضوع ایک مخصوص قسم کے ماخذ کی اپنی علاحدہ خصوصیات اور امکانات کو واضح کرے گا۔ یہ اس پر بھی بحث کرے گا کہ کوئی ماخذ کیا بیان کرسکتا ہے اور کیا بیان نہیں کرسکتا ہے۔

یہ حصہ اوّل جس کا موضوع ہندوستانی تاریخ ہے، حصہ دوم اور سوم بھی اسی موضوع کی اتباع کریں گے۔

خصوصی صلاح کار

نیلا دری بھٹّاچاریہ

اظہارِ تشکر

تاریخِ ہند کے موضوعات (حصہ – 1) کو ٹیم میں شامل مضامین کے ماہرین، یونیورسٹیوں کے لکھنے والوں، اسکول کے اساتذہ اور این۔سی۔ای۔آر۔ٹی کے ماہرین کے درمیان متعدد مباحثوں اور مشوروں کی بنیاد پر تیار کیا گیا ہے۔ ہم ان تمام حضرات کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنھوں نے پورے ذوق وشوق سے اس میں شرکت کی اور اپنی ذہنی صلاحیتوں اور مہارت کے تمام ذرائع کو مجتمع کر کے یہ کتاب تیار کی۔

مختلف ابواب کے مسوّدوں پر بہت سے لوگوں نے تنقید وتبصرہ کیا اور اس کے متن کو سدھارنے اور مسائل کی وضاحت میں ہماری مدد کی۔ ہم خاص طور پر اپنے نوجوان پڑھنے والوں، میرا ور ملکا وسواناتھن کے ممنون ہیں جن کے تبصروں اور مشوروں سے ہمیں اس پیش کش کو زیادہ واضح اور بلیغ کرنے میں مدد ملی اور بیساکھ چکرورتی کے ان کی ہمت افزائی کے لیے ممنون ہیں۔ مانیٹرنگ کمیٹی کے ممبروں پروفیسر جے۔ ایس۔ گریوال اور محترمہ شوبھا باجپئی کے صلاح ومشورے بہت مفید تھے۔

پروفیسر بی۔ ڈی۔ چٹوپادھیائے نے اپنے ذاتی توجہ طلب مسائل کے باوجود اس منصوبے کے لیے وقت دیا اور ہمیں قابل قدر تنقیدی مشورے دیئے۔ پروفیسر رنبیر چکرورتی، پروفیسر اوپیندر سنگھ اور ڈاکٹر سُپریہ ورما ان ماہرین میں شامل تھے جنھوں نے قابل قدر مشورے پیش کیے۔ ڈاکٹر نسیم اختر، جناب ویریندر بانگرو اور ڈاکٹر سریش مشرا نے مخصوص بصری مواد اور متن پر مشورے دیئے، ان کے بھی ہم شکر گزار ہیں۔ محترمہ سمیرا ورما نے بصری اور متنی تحقیق وتلاش میں بے روک ٹوک اور بلا تاخیر ہمیں تعاون دیا۔

ہم ان تمام اداروں اور افراد کا شکریہ ادا کرنا چاہتے ہیں جنھوں نے اس کتاب کے لیے بصری ذرائع فراہم کیے: امریکن انسٹی ٹیوٹ آف انڈین اسٹڈیز، گڑگاؤں، آرکیولوجیکل سروے آف انڈیا، سنٹر فار کلچرل ریسورسیز اینڈ ٹریننگ، اندرا گاندھی نیشنل سنٹر فار دی آرٹس، نیشنل منیسکرپٹ مشن اور نیشنل میوزیم۔ ہم پروفیسر گریگوری ایل۔ پاشہل کے پہلے موضوع میں استعمال ہونے والے بصری مواد کے لیے خاص طور پر ممنون ہیں۔ نیشنل میوزیم کے اور جناب آر۔ آر۔ ایس چوہان اور جناب جے سی گروور کے ساتھ سی آئی ای ٹی، این سی ای آر ٹی کے نیشنل میوزیم سے حاصل کیے جانے والے فوٹو گرافوں کے لیے شکر گزار ہیں۔ جواہر لعل نہرو یونیورسٹی کے جناب کے۔ ورگیز نے نقشے فراہم کیے۔

آرٹ کری ایشن، نئی دہلی کی محترمہ ریتو ٹوپا اور جناب اتنمیش رائے نے کتاب کا ڈیزائن تیار کیا۔ ہم ان کی توجہ، احتیاط اور صبر وسکون، جس کا مظاہرہ انھوں نے اس کام کے دوران کیا شکریہ ادا کرنا چاہتے ہیں۔

ہم جناب البنس ٹکری اور جناب منوج ہلدر کے تکنیکی تعاون اور مدد کا شکریہ ادا کرنا چاہتے ہیں۔ آخر میں ہم اس کتاب کے استعمال کرنے والوں کی طرف سے ان کی رائے اور ردِ عمل کے متمنی ہیں، جو اس کتاب کی آئندہ اشاعتوں کی بہتری میں ہماری مدد کریں گی۔

© NCERT not to be republished

فہرست

حصہ : I

پیش لفظ iii
مطالعے کی وضاحت vii

پہلا موضوع
اینٹیں، منکے اور ہڈیاں 1
ہڑپا کی تہذیب

دوسرا موضوع
بادشاہ، کسان اور شہر 28
ابتدائی حکومتیں اور معیشتیں
(تقریباً 600 قبل مسیحی دور سے 600 عام دور)

تیسرا موضوع
قرابت، ذات اور طبقہ 53
ابتدائی معاشرے
(تقریباً 600 قبل مسیحی دور — 600 عیسوی دور)

چوتھا موضوع
مفکر، عقیدے اور عمارتیں 82
ثقافتی ارتقا
(تقریباً 600 قبل مسیحی دور سے 600 مسیحی دور)

حصہ : II

پانچواں موضوع
سیاحوں کی نظر سے
سماج کا تصور
(تقریباً دسویں صدی سے سترھویں صدی تک)

چھٹا موضوع
بھکتی۔صوفی روایات
مذہبی عقائد میں تبدیلی اور عقیدت مندانہ متون
(تقریباً آٹھویں صدی سے اٹھارھویں صدی تک)

ساتواں موضوع

ایک شاہی راجدھانی: وجے نگر

(تقریباً چودھویں صدی سے سولھویں صدی تک)

آٹھواں موضوع

کاشت کار، زمیندار اور ریاست

زرعی سماج اور مغلیہ حکومت

(تقریباً سولھویں تا سترھویں صدی)

نواں موضوع

بادشاہ اور وقائع نگاری

مغل دربار

(تقریباً سولھویں تا سترھویں صدی)

حصہ : III

دسواں موضوع

نوآبادیات اور دیہات

سرکاری دستاویزات کی تحقیق اور تفتیش

گیارہواں موضوع

بغاوتیں اور راج

1857 کی بغاوت اور اس کی نمائندگی

بارہواں موضوع

نوآبادیاتی شہر

شہر کاری، منصوبہ بندی اور فن تعمیر

تیرہواں موضوع

مہاتما گاندھی اور قومی تحریک

سول نافرمانی اور اس سے آگے

چودھواں موضوع

تقسیم کی فہم

سیاست، یادداشتیں، تجربات

پندرہواں موضوع

دستور کی تشکیل

ایک نئے عہد کا آغاز

© NCERT not to be republished

اس کتاب کو کس طرح استعمال کیا جائے

یہ ہندوستان کی تاریخ میں موضوعات کا پہلا حصہ ہے۔ حصہ دوم اور سوم اس کتاب کے بعد آئیں گے۔

- ☑ پڑھنے اور سمجھنے میں آسانی کے خیال سے ہر باب کو کچھ حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے اور ہر حصے، اور اس کے ذیلی حصوں کو نمبر دیے گئے ہیں۔
- ☑ آپ کو کچھ اور مواد بھی خانوں سے گھرا ہوا نظر آئے گا۔

ان میں دیے گئے ہیں:

مختصر معانی

اضافی معلومات

زیادہ وضاحتی تعریفات

یہ سیکھنے کے عمل میں مدد دینے اور اسے زیادہ پر مغز بنانے کے لیے ہیں۔
مگر یہ جانچنے یا امتحان لیے جانے کے لیے نہیں ہیں۔

- ☑ ہر باب ایک ٹائم لائن کے سیٹ پر ختم ہوتا ہے۔ اسے پسِ منظر کی اطلاعات کے طور پر سمجھنا چاہیے، جانچ یا امتحان کے لیے نہیں۔
- ☑ ہر باب میں ترتیب وار نمبر دار شکلیں، نقشے اور مآخذ دیے ہوئے ہیں۔

(a) شکلوں میں شامل ہیں مصنوعات کی تصویریں جیسے اوزار، مٹی کے برتن، مہریں، سکّے، زیور وغیرہ۔ اسی طرح کتبات کی تصویریں، بت تراشی کے نمونے، مصوّری، عمارتیں، مقامات آثارِ قدیمہ، اور لوگوں اور جگہوں کی تصاویر: تمام بصری مواد جسے مؤرخ مآخذ کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔

(b) ہر باب میں نقشے بھی ہیں۔

مآخذ

(c) **مآخذ :** مآخذ کو علاحدہ خانوں میں رکھا گیا ہے، ان میں متعدد اقسام کے تحریری متن اور کتبات شامل ہیں۔ متنی اور بصری دونوں طرح کے مآخذ آپ کو وہ احساس یا تجربہ حاصل کرنے میں مددگار ہوں گے جو ان شواہد سے مؤرخین کو محسوس ہوتا ہے۔ آپ یہ بھی دیکھیں گے کہ مؤرخین ان انکشافات کا تجزیہ کس طرح کرتے ہیں۔ آخری امتحان میں شامل کیے جاسکتے ہیں اقتباسات یا تصویروں سے، جو بعینہ یا ملتے جلتے مواد کی ہوسکتی ہیں۔ آپ کو انھیں استعمال کرنے کا موقع فراہم کرتی ہیں۔

© NCERT not to be republished

☑ کتاب کے متن سے دو قسم کے سوالات دیے گئے ہیں:

(a) پہلے خانوں میں دیے ہوئے سوالات کو جانچ کے لیے مشق کے طور پر استعمال کیا جاسکتا ہے۔

(b) جو ''گفتگو کیجیے'' کے عنوان کے تحت ہیں ← وہ جانچ کے لیے نہیں ہیں۔

ہر باب کے آخر میں چار قسم کے تفویضی کام دیے گئے ہیں۔

ان میں شامل ہیں:

- مختصر سوالات
- مختصر مضامین
- نقشے کا کام
- منصوبے (پروجیکٹس)

انھیں تشخیص اور جانچ کے لیے مشق کے طور پر کیے جانے کے لیے دیا گیا ہے۔

توقع ہے اس کتاب سے آپ خاطر خواہ فائدہ اٹھائیں گے۔

© NCERT not to be republished